ہمارے پروگرام کے رفقاء

کچھ ہمارے رفقاء کے بارے میں

حمید۔ او۔ اجرامی اباداں کی ایک غیر حکومتی تنظیم 'Research for Al-Fataah' کے عارضی ڈائرکٹر اور رابطہ کار ہیں۔ یہ تنظیم اسلامی تناظر میں حقوق نسواں اور تناسلی صحت کے میدان میں کام کرتی ہے۔ وہ نائیجیریا کی ایک انجمن 'Society for the Social Study of Islam' کے سرگرم رکن ہیں۔ یہ ایک تحقیقی ادارہ ہے جس کا کام لوگوں کے اندر سلامتی اور اپنے جائز حقوق کے تئیں شعور پیدا کرنا ہے۔ ان کا تحقیقی میدان کافی وسیع ہے اور اس میں بہت سارے موضوعات شامل ہیں جیسے حقوق نسواں اور غیر مسلمین، اور سلامتی کے مضمرات اور اس کے علاوہ جنوبی مغربی نائیجیریا میں شریعت کے نفاذ کو لے کر جو مطالبات ہو رہے ہیں اس پر بھی ان کا ایک علمی مطالعہ ہے۔ جناب حمید صاحب آبادان یونیورسٹی کے شعبہ African studies میں Peace and Conflict کے ماسٹر ڈگری ممبر ہیں۔ اسی ادارہ سے وہ پہلے ہی Education میں Postgraduate Diploma حاصل کر چکے ہیں۔ انھوں نے اپنی پہلی ڈگری Food, Science and Technology میں نائیجیریا کی Obafemi Awolowo یونیورسٹی سے حاصل کر چکے ہیں۔

ان سے E-mail سے رابطہ کرسکتے ہیں: hagberemi@law.emory.edu

****

علی احمد نائیجیریا میں Bayero یونیورسٹی میں استاد ہیں۔ وہ فی الوقت نائیجیریا میں شریعت کے اطلاق کے موضوع پہ تحقیق کر رہے ہیں اور انسانی حقوق اور جمہوریت پہ اس کے کیا اثرات ہوسکتے ہیں یہ بھی ان کی تحقیق کا حصہ ہے۔ احمد نے اپنی SJD جارج واشنگٹن یونیورسٹی کے Law School سے حاصل کی جبکہ ان کا LLM ہارورڈ یونیورسٹی سے ہے اور LLB کی ڈگری Bayero یونیورسٹی سے حاصل کی ہے۔

ان کا E-mail: aahmad@law.emary.edu

****

سلیہ احمد ملیشیا کی ایک وکیل ہیں اور انھوں نے اپنی قانون کی تعلیم سنگاپور یونیورسٹی سے مکمل کی ہے ان کا تحقیقی کام عورت مذہب اور قانونی مسائل پر ہے جسے وہ اقلیمی اور بین الاقوامی دونوں سطح پہ دیکھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ وہ اس کام میں تقریباً پندرہ سال سے لگی ہوئی ہیں۔ وہ ایک Website میگزین کے لیے 'MALAYA' نام سے کالم بھی لکھتی ہیں: www.malayasiakini.com ان کے اس کالم کا موضوع ہوتا ہے جمہوریت، انسانی حقوق، قانون اور اسلامی مسائل۔ وہ آج کل ایک پروجیکٹ پہ کام کر رہی ہیں جس کا موضوع ہے ملیشیا میں اسلام: دستوری اور انسانی حقوق کے تناظر میں۔

ان کا E-mail: sahmad@law.emory.edu

****

جمیلا بارگج مراقش کے National School of Architecture میں سماجیات کے شعبہ میں استاد ہیں۔ ان کے پروجیکٹ کا اصل مقصد ہے مراقش کے خستہ حال علاقوں کے بارے میں پتہ لگانا اور وہاں کی مقامی تنظیموں کے ساتھ کام کرنا اس کا دوسرا مقصد اس خستہ حال علاقوں کو International Convenant on Economic, Social and

میں (Cultural Anthropology) Ph.D. کے تحت اندراج کرانا ہے۔ انھوں نے اپنا Cultural Rights Rice یونیورسٹی سے کیا ہے۔

ان کو آپ E-mail کر سکتے ہیں: jamila_bargach@usa.net

****

کودوبوپ GREFELS کی رابطہ کار ہیں جو ایک سینیگال کی حقوق نسواں کی تنظیم ہے اور لوگوں کو عورتوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کے بارے میں آگاہ کراتی ہے اور اس میں سدھار کے لیے مہم بھی چلانا اس تنظیم کا کام ہے۔ وہ افریقہ کی بہت ساری دوسری عورتوں کی تنظیموں کے ساتھ بھی جڑی ہوئی ہیں۔ ان کے پروجیکٹ کے دائرہ کار میں سینیگل میں عورتوں کے باز تناسلی کے حقوق پر اسلامی قوانین کے اثرات شامل ہیں۔ وہ اس کمشین کی بھی رکن تھیں جس نے بازتناسلی اور صحت کے سلسلہ سے پہلا پروگرام وضع کیا تھا۔ انھوں نے عورتوں کے خلاف تشدد کو روکنے کے لیے بہت ساری مہم چلا رکھی ہے اور وہ اس بات کی حامی ہیں کہ اس کے لیے باقاعدہ ایک قانون بنایا جائے اور مجرم کو سزا دینے کے لیے باقاعدہ ایک ضابطہ کار ہو۔ وہ دوسرے بہت سارے میدان میں بھی سرگرم ہیں اور ان کی مہم گھریلو تشدد، جنسی استحصال، زنا بالجبر اور Female Genital Mutilation کے خلاف جاری ہے۔ انھوں نے اپنی تعلیم University of Dakar اور University of Sorbonne اور Rutgers یونیورسٹی سے حاصل کی ہے۔ انھوں نے اپنا ایم۔ اے تاریخ میں University of Paris سے مکمل کیا ہے۔

E-mail: codoubop@sentoo.sn

****

ستی رحبنی صصفیا تیں انڈونیشیا میں State Institute of Islamic Studies میں Women Studies کی ڈائرکٹر ہیں اور اسی ادارہ میں سماجیات کی استاد ہیں۔ ان کی تحقیق کا اصل موضوع ہے انڈونیشیا میں اسلامی بنیاد برپرستی اور وہاں کی عورتوں پہ اس کے سیاسی اثرات

E-mail: rdzuha@law.emory.edu اور psw-suka@yogya.wasantara.net.id

****

جمائل۔ اے۔ کملین فلپائن کی Mindanao State University-LLigan Institute of Technology (MSU-IIT) میں تاریخ کے پروفیسر ہیں اور اسی ادارہ کے Office of Research & Extension میں Vice Chancellor ہیں۔ ان کی تحقیق کا موضوع ہے فلپائن کے عورتوں کے حقوق پہ روایتی اسلامی عمل اور شریعت کے قانون کے ادارہ گری کا اثر۔ انھوں نے اپنا Masters اور Ph.D. دونوں University of the Philippines سے مکمل کیا ہے۔

E-mail: jkamlian@law.emory.edu

****

لِلی ذکیہ منیر انڈونیشیا میں Centre for Pesantren and Democracy Studies میں ڈائرکٹر ہیں۔ محترمہ کی

اس پوری تحقیق کا مقصد ہوگا ان وجوہات کی تلاش کرنا جس کی وجہ سے انڈونیشیا میں اسلامی شریعہ کے مطالبہ نے زور پکڑ لیا اور اس نے کس حد تک جنسی مساوات کو متاثر کیا ہے۔

E-mail:lmunir@law.law.emory.edu

****

ہدی سیف نے Anthropology میں اپنا M.Phil. & Ph.D. کولمبیا یونیورسٹی سے مکمل کیا ہے۔ وہ فی الوقت یمن کے اقلیتی طبقہ کے لیے ایک اسلامی قانونی پلیٹ فارم بنانے میں مصروف جس کے ذریعہ ان لوگوں کے دستوری حقوق کو حاصل کیا جا سکے۔ یمن میں صدیوں سے افریقی نسل کے لوگوں کو اونچے عہدوں سے محروم رکھا گیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان افریقی نسل کے لوگوں کو جائداد حاصل کرنے سے بھی محروم رکھا گیا ہے۔ اس سے پہلے محترمہ سیف اقوام متحدہ کے تحت افغانستان۔صومالیا اور یمن میں کام کر چکی ہیں UN Human Rights and Gender Officer کی حیثیت سے انھوں نے بہت ساری خواتین کوحکومت کی مختلف اسکیم کی تحت فائدہ اٹھانے میں مدد کی ہے جیسے تعلیم اور صحت کے میدان میں۔

ان کا ای میل ہے: E-mail: hsl26@columbia.edu

****

ریسیپ سنترک استنبول میں 'Islamic Research Center' میں Research Fellow ہیں۔ وہ دو قدیم اسلامی شرعی مکتبہ فکر کے تناظر میں آج کے بین الاقوامی انسانی حقوق کو سمجھنے کی کوشش کررہے ہے۔ ایک شرعی مکتبہ فکر ہے جسے ہم حنفی مکتبہ فکر کہتے ہیں۔ اس مکتبہ فکر کا ماننا ہے کہ پوری نوع انسانی کے کچھ بنیادی حقوق ہیں جس سے کسی بھی قیمت پہ انھیں محروم نہیں کیا جا سکتاہے۔ ایک دوسرا شرعی مکتبہ فکر سے جسے ہم شافعی مکتبہ کہتے ہیں یہ مکتبہ اس بات کا قائل ہے کہ غیر مسلمین کو کسی بھی طرح کے حقوق نہیں دیا جانا چاہئیے جب تک ان سے ہمارا معاہدہ نہ ہو اور جزیہ نہ ادا کرتے ہوں۔ سنترک اس بات کو ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جس بین الاقوامی انسانی حقوق کی بات ہم کرتے ہیں اس فلسفہ کی بنیاد اسلام میں پہلے سے موجود ہے۔

انھوں نے کولمبیا یونیورسٹی سے سماجیات میں اپنا Ph.D. مکمل کیاہے۔

ان کا ای میل ہے: E-mail: ras13@turk.net

****